مسلمانوں کی تعداد: 30 ھزار

غزوۂ تبوک ۹ ھجری

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزوۂ تبوک کے اسباب و واقعات مختصر طور پر جان سکیں۔
- غزوۂ تبوک کے اثرات سے واقف ہو سکیں۔
- دین کے لیے دی گئی قربانیوں کا علم حاصل کر سکیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایثار کے جذبے کا ادراک کر سکیں۔

تعارف

غزوۂ تبوک تاریخِ اسلام میں کئی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ غزوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا آخری غزوہ تھا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحیثیت سپہ سالار شرکت فرمائی۔ یہ ایک انوکھا جنگی معرکہ تھا جو بغیر کسی جنگ کے ہی اختتام پذیر ہو گیا۔ مسلمانوں کا مقابلہ اُس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت روم سے تھا جو تقریباً آدھی دنیا پر حکومت کر رہی تھی۔

پس منظر

مسلمان سرزمینِ عرب میں آہستہ آہستہ مستحکم ہو رہے تھے اور روم کا فرمانروا اسے اپنی ملکی سالمیت کے لیے خطرے کی گھنٹی سمجھ رہا تھا۔ اسلام کے بڑھتے اثر و رسوخ کو دیکھتے ہوئے قیصرِ روم نے عرب کے چند قبائل کو اپنا آلۂ کار بنا کر مدینہ پر فوج کشی کا عزم کیا۔ چنانچہ ملک شام کے جو سوداگر روغنِ زیتون بیچنے مدینہ آیا کرتے تھے، انھوں نے خبر دی کہ قیصرِ روم کی حکومت نے ملکِ شام میں بہت بڑی فوج جمع کر دی ہے۔ اس کی فوج میں رومیوں کے علاوہ عرب قبائل بھی شامل ہیں۔ ان خبروں کا عرب میں ہر طرف چرچا تھا اور رومیوں کی اسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں تھی۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے بھی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔

*Extra Question

س: غزوہ تبوک کو جیش العسرۃ اور غزوہ فاضحہ کیوں کہا جاتا ہے؟

حالات

تبوک مدینہ اور شام کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ سے **چودہ منزل** دور ہے۔ یہ غزوہ سخت قحط کے دنوں میں ہوا۔ طویل سفر، گرم ہوا، سواری کی کمی، کھانے پینے کی تکلیف اور لشکر کی تعداد کے لحاظ سے سامان جنگ کی کمی کی وجہ سے اس غزوۂ میں مسلمانوں کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کو **جیش العسرۃ (تنگ دستی کا لشکر)** بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں منافقوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور منہ کی کھانی پڑی تھی، اس وجہ سے اس کا نام غزوہ **فاضحہ (رسوا کرنے والا غزوہ)** بھی ہے۔ چونکہ نہایت تنگدستی کا وقت تھا اس لیے حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو

جہاد کے لیے عطیات جمع کرنے کا کہا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ اگرچہ پہلے ہی قحط سالی کا عالم تھا لیکن اس کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑھ چڑھ کر اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے حکم پر جو بن پڑا وہ قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ نہ صرف مردوں بلکہ خواتین نے بھی اس موقع پر خوب فیاضی کا مظاہرہ کیا۔ اپنی جمع پونجی اور زیورات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا سامان حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوبکرؓ! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس
(علامہ اقبال)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گھر کا نصف مال لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سو اوقیہ چاندی، نو سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے پیش کیے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آقا ﷺ کی آوازِ حق پر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا مال و اسباب پیش کر دیا، جس کے ذریعے لشکر کی جنگی ضروریات کا بندوبست کیا گیا۔ منافقین نے اس موقع پر مسلمانوں کا حوصلہ پست کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ منافقین نے صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں پر طعنہ زنی کی اور ان کا مذاق اڑایا کہ یہ عاجز اور مسکین لوگ قیصر کی مملکت فتح کرنے اُٹھے ہیں۔

واقعات

اس غزوہ کے لیے حضور ﷺ رجب ۹ ہجری مطابق ۶۲۳ء جمعرات کے دن روانہ ہوئے۔ مدینہ کا نظم و نسق چلانے کے لیے حضور ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانشین مقرر فرمایا۔ رسول پاک ﷺ تیس ہزار جان نثار غلاموں کے ساتھ مدینے سے روانہ ہوئے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے تبوک میں پہنچ کر لشکر کو پڑاؤ کا حکم دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ لشکر کو مخاطب کر کے نہایت بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی رغبت دلائی، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا اور اس کے انعامات کی خوشخبری دی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس غزوہ کے بارے میں فرمایا:۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ۔ ۱۱۷)

ترجمہ: "بے شک خدا نے پیغمبر، مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جانے کو تھے، مشکل گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔"

نتائج و اثرات

دوسری طرف رومیوں اور ان کے حلیفوں کا یہ حال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سن کر ان کے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی۔ انھیں آگے بڑھنے اور ٹکر لینے کی ہمت نہ ہوئی اور وہ اندرون ملک مختلف شہروں میں بکھر گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب رومیوں کے جاسوسوں نے قیصر کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک میں آرہے ہیں تو رومیوں کے دلوں پر اس قدر ہیبت چھا گئی کہ وہ جنگ سے ہمت ہار گئے اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تبوک میں قیام فرمایا اور اطراف و جوانب میں افواج الٰہی کا جلال دکھا کر اور کفار کے دلوں پر اسلام کا رعب بٹھا کر جنگ کیے بغیر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔ دوسری طرف منافقین مکمل طور پر بے نقاب ہوئے اور اسلامی معاشرے نے ان کو بخوبی پہچان لیا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں سرحدی علاقوں میں مقیم بعض قبائل کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کئے جو اسلامی مملکت کے امن و سلامتی میں بہت اہم ثابت ہوئے۔ تمام قبائل اسلام کی بالادستی قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ دور دراز علاقوں سے لوگوں نے آ کر اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ جنھوں نے اسلام قبول نہ کیا اُنھوں نے جزیہ دے کر امان حاصل کی۔ ان کے اس طرزِ عمل کا جزیرہ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی ساکھ پر بہت مثبت اثر مرتب ہوا اور مسلمانوں نے ایسے اہم سیاسی فوائد حاصل کئے کہ جنگ کی صورت میں اس کا حاصل کرنا آسان نہ ہوتا۔ اس سے اسلام کی ترقی کی راہیں کُھل گئیں اور اسلامی پرچم چاروں جانب لہرانے لگا۔

NOT Nescessory

(دومۃ الجندل اور ایلہ (بیت المقدس) کے حکمرانوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدے کیے اور آپ ﷺ کو جزیہ دینے پر راضی ہوئے۔ اسی طرح ایلہ کے حکمران اور آپ ﷺ کے درمیان تحائف کا تبادلہ بھی ہوا۔)

NO Extra

۱۔ ۹ھ ۲۔ ۳۰ ہزار ۳۔ الوبکر ۴۔ آدھا ۵۔ دس فی ۶۔ جمعرات ۷۔ غزوہ فاضحہ/جیش العسرۃ
۸۔ مسجد ضرار ۹۔ ۲۰ دن ۱۰۔ نہیں

مشق

سوال نمبر ۱۔ درج ذیل کے مختصر جوابات دیں۔

۱۔ غزوۂ تبوک کا مختصر تعارف بیان کریں۔

۲۔ غزوۂ تبوک کا پس منظر کیا تھا؟

۳۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر نازل ہونے والی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

۴۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین کا کیا کردار تھا؟

۵۔ غزوۂ تبوک کے دوران سرحدی قبائل کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟

س۔ آپ نے تبوک میں کتنے دن قیام فرمایا؟
ج۔ ۲۰ دن
س۔ تبوک جاتے ہوئے سفر میں کتنے دن لگے؟
ج۔ تبوک جاتے ہوئے 15 دن اور تبوک سے واپس مدینہ آتے ہوئے 15 دن لگے۔
(15 دن جانے کے + 20 دن قیام + 15 دن واپسی
کل 50 دن)

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل کے تفصیلی جوابات دیں۔

۱۔ غزوۂ تبوک کے حالات وواقعات تفصیلاً بیان کریں۔

۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کس طرح جہاد کے لیے عطیات جمع کیے؟ وضاحت کریں۔

۳۔ مسلمانوں کو غزوۂ تبوک سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

سوال نمبر ۳۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ تبوک مدینہ منورہ سے ـــــــ منزل دور ہے؟

الف) دس　ب) بارہ　ج) چودہ　د) سولہ

۲۔ کس صحابی نے گھر کا سارا سامان حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا؟

الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ　ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ　ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ　د) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ غزوۂ تبوک پیش آیا:

الف) ۷ھ　ب) ۸ھ　ج) ۹ھ　د) ۱۰ھ

۴۔ غزوۂ تبوک کے لیے حضور ﷺ ـــــــ کے دن روانہ ہوئے۔

الف) پیر　ب) منگل　ج) جمعرات　د) جمعہ

۵۔ غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد ـــــ تھی:

الف) دس ہزار　ب) بیس ہزار　ج) تیس ہزار　د) چالیس ہزار

سرگرمی

- طلبہ غزوات میں نبی کریم ﷺ کے قائدانہ کردار پر ایک نوٹ لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ریاستِ مدینہ کے استحکام میں غزوات کی اہمیت سے متعلق طلبہ کو آگاہ کریں۔

بحریہ کالج ظفر کیمپس ای ایٹ اسلام آباد

ورک شیٹ برائے دوسری سہ ماہی اگست ۲۰۲۰

جماعت: ہفتم سبق: غزوہ تبوک مضمون: اسلامیات

سوال ۱: خالی جگہ پر کریں۔

۱. غزوہ تبوک ____ ھ میں پیش آیا۔

۲. غزوہ تبوک میں مسلمان لشکر کی تعداد ____ تھی۔

۳. غزوہ تبوک میں حضرت ____ نے گھر کا سارا سامان خدمت نبویؐ میں پیش کر دیا۔

۴. حضرت عمر فاروقؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا ____ سامان بارگاہ نبویؐ میں پیش کیا۔

۵ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے دشمن ____ تھے۔

۶ تبوک کا مقام مدینہ سے ____ منزل دور ہے۔

۷. غزوہ تبوک کے دو اور نام ____ اور ____ ہیں۔

۸. منافقین نے غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ میں ____ کے نام سے ایک مسجد بنائی

۹. آپؐ نے تبوک میں ____ دن قیام فرمایا۔

۱۰. غزوہ تبوک واحد غزوہ ہے جس میں دشمن سے جنگ ____ ہوئی۔

سوال ۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں

۱. غزوہ تبوک کی فوری وجہ کیا تھی؟

۲. آپؐ نے مسجد ضرار کے بارے میں کیا حکم دیا؟

۳. مسلمان خواتین نے غزوہ تبوک کے لیے چندے میں کیسے مدد کی؟

۴. حضرت ابو عقیلؓ انصاری کا کیا کارنامہ ہے؟

۵. غزوہ تبوک کو جیش العسرۃ کیوں کہتے ہیں۔

۶. غزوہ تبوک کو غزوہ فاضحہ کیوں کہا جاتا ہے؟

۷. حضرت علیؓ نے غزوہ تبوک میں شرکت کیوں نہیں فرمائی؟

۸. آپؐ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق اس موقع پر کیا فرمایا؟

۹. جزیہ کسے کہتے ہیں؟

۱۰. غزوہ تبوک کے نتائج تحریر کریں۔

۱۱. غزوہ تبوک سے واپسی پر آپؐ نے کن کن سرحدی قبائل سے معاہدے کیے۔